© rasailojaraid.com

روسی انتخابات میں حصّہ لینے والی بڑی سیاسی جماعتیں

یوں تو روسی انتخابات میں ۴۳ چھوٹی بڑی پارٹیوں اور گروپوں نے حصّہ لیا جن کا بالاستیعاب تذکرہ ممکن نہیں ہے۔ ذیل میں ہم سات نمایاں ترین سیاسی پارٹیوں اور ان کے پروگراموں کا مختصراً جائزہ لینے کی کوشش کریں گے۔

۱۔ کمیونسٹ پارٹی آف رشیا

رہنما: جنادی زیوگانوف

پروگرام: کمیونسٹ پارٹی بائیں بازو کی سب سے بڑی پارٹی ہے جو اقتصادی اصلاحات میں تبدیلی کی طلبردار ہے۔ اس کے پروگرام میں صنعت کو زیادہ حکومتی اریاستی کنٹرول میں دینا، نج کاری میں آہستہ روی اور احتیاط کی پالیسی اختیار کرنا، سماجی تحفظ کا وسیع جال قائم کرنا اور سوویت یونین کی رضا کارانہ تعمیرِ نو شامل ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی معتدل اشتراکیت کی قائل ہے اور سیاست میں جوزف سٹالن جیسے پیشروؤں کے طریقہ کار کی نفی کرتی ہے۔

۲۔ "ہمارا گھر روس ہے" [Our Home is Russia]

رہنما: وکٹر چرنومیردین

پروگرام: "ہمارا گھر روس ہے" دائیں بازو کا محاذ (bloc) ہے جو گزشتہ اپریل میں صدر یلسن کی آشیر باد سے قائم ہوا۔ اس میں بہت سے وزراء، علاقائی رہنما اور بڑے بڑے صنعت کار شامل ہیں جس کی وجہ سے اسے "اقتدار کی جماعت" کہا جاتا ہے۔ یہ استحکام اور حکومت کی طرف سے شروع کردہ جمہوری اور اقتصادی اصلاحات کے جاری رکھنے کی حامی ہے۔

۳۔ لبرل ڈیموکریٹک پارٹی [Liberal Democratic Party]

رہنما: ولادیمیر زرنوفسکی

پروگرام: لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (LDPR) کٹر قوم پرست جماعت ہے جسے گزشتہ انتخابات میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ یہ روس کی اقتصادی اور خارجہ امور سے متعلق پالیسیوں میں بنیادی تبدیلیوں کی وکیل ہے۔ جن میں اقتصادیات پر ریاستی کنٹرول بھی شامل ہے۔ یہ پارٹی دعویٰ کرتی ہے کہ برسرِ اقتدار آ کر وہ ریاست کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے اور اقتصادی بدحالی کو روکنے کے لیے انقلابی اقدامات کرے گی۔ یہ مجرموں کے خلاف سخت کاروائی کی حامی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ غربت، بھوک اور بے روزگاری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی۔

۴۔ روسی برادریوں کی کانگریس [Congress of Russian Communities]

رہنما: یوری سکوکوف

پروگرام: روسی برادریوں کی کانگریس ایک قوم پرست گروپ ہے جو مشہور جنرل الیگزینڈر لیبد اور روس کی بااثر سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل یوری سکوکوف کی قیادت میں ایک مضبوط چیلنج بن کر ابھرا ہے۔ KRO مضبوط فوج، ملکی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی اور قیمتوں پر مرکزی کنٹرول کی خواہاں ہے۔

۵۔ زراعتی پارٹی [Agrarian Party]

رہنما: میخائیل لیپشن

پروگرام: زراعتی پارٹی بائیں بازو کا گروپ ہے جس کا اثر زیادہ تر دیہی علاقوں میں ہے۔ یہ زرعی زمین کی نجکاری کا مخالف ہے۔ اِس کے پروگرام میں نج کاری کے عمل کا از سرِ نو جائزہ لینا شامل ہے۔ یہ تین سے پانچ سال کے اقتصادی پروگراموں کی تشکیل کی خواہاں ہے۔

۶۔ یبلوکو بلاک (پارٹی) [Yabloko Bloc]

رہنما: گریگوری یافلنسکی

پروگرام: یابلوکو زیادہ اصلاحات، معیشت میں اجارہ داری کے خاتمہ اور نجکاری کی حامی ہے۔ یہ متوسط طبقہ کی حفاظت کا دعویٰ کرتی ہے۔ اِس نے روس کی چیچنیا میں فوجی مہم پر سخت تنقید کی ہے۔ پارٹی کا نام، جس کے معنی "سیب" ہیں، اِس کے تین بانیوں کے ناموں سے ماخوذ ہے۔ اگرچہ ان میں سے ایک نے پارٹی چھوڑ دی ہے۔

۷۔ خواتینِ روس [Women of Russia]

رہنما: الیفتینا فیڈولوفا [سوویت خواتین کی کمیٹی کی سابق سربراہ]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروگرام: خواتینِ روس بنیادی طور پر سابقہ کمیونسٹوں کی طرف سے تشکیل کردہ بائیں بازو کا گروپ ہے۔ یہ اصلاحات میں میانہ روی اور روسی سیاست میں خواتین کے زیادہ فعال کردار کا حامی ہے۔

ماسکو اور صوبوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج

روس کے حالیہ پارلیمانی انتخابات کے نتائج سے روسی معاشرے میں اختلافات کی خلیج کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ ایک طرف ماسکو کی جمہوری اور اقتصادی اصلاحات کے فوائد سمیٹنے والی پُرجوش آبادی ہے، تو دوسری طرف دور دراز صوبوں اور علاقائی وحدتوں کے ایسے شہری ہیں جن تک اصلاحات کے فوائد تو نہیں پہنچ سکے ہیں، البتہ وہ ان اصلاحات سے وابستہ افراطِ زر اور کساد بازاری سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ انتخابی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماسکو اور رشین فیڈریشن کی علاقائی وحدتیں اصلاحات کے مسئلہ پر منقسم ہیں۔

انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی کی واضح برتری سے مجموعی طور پر عوام کی وزیر اعظم چرنومیردین کی حکومت سے مایوسی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن پورے ملک میں ڈالے گئے ووٹ ایک پیچیدہ انتخابی رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں جس کا تعلق علاقائی امور سے متعلق مختلف نقطۂ نظر، مخصوص جغرافیائی صورتحال اور سب سے بڑھ کر اصلاحات اور ان کے اثرات پر مختلف طرزِ عمل سے ہے۔

صدر یلسن نے انتخابات کے دوران کہا تھا کہ [state duma ایوانِ زیریں] کے لیے انتخابات کے نتائج خواہ کچھ بھی ہوں وہ اصلاحات کا پروگرام جاری رکھیں گے۔ لیکن اب ان کے مشیروں اور معاونین نے کہا ہے کہ صدارتی ٹیم کو اپنے پروگرام کا طریقہ کار بدلنا ہوگا اور محروم صوبوں کو مراعات دینی ہوں گی۔

حکومتی پارٹی "ہمارا گھر روس ہے" کے ایک رُکن الیگزینڈر شوخین کے مطابق "روسی معاشرے اور خاص کر صوبوں اور علاقائی وحدتوں میں رہائش پذیر روسی شہریوں کے بائیں بازو کی طرف میلانات بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت کو اپنی سماجی پالیسی کی سمت درست کرنا ہوگی۔"

شوخن کی تنبیہ کیمروفو جیسے قصبوں میں زیادہ درست ثابت ہوئی۔ کیمروفو وسطی سائبیریا کا ایک پسماندہ قصبہ ہے۔ یہاں کمیونسٹوں کو ۵۳ فی صد ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔ تاہم ماسکو میں گناڈی زیوگانوف کی فاتح پارٹی ۱۵ فیصد ووٹ بھی نہ لے سکی۔ جس کی وجہ سے وہ دارالحکومت میں تیسرے نمبر پر چلی گئی، جہاں دولت مند اور مغرب نواز رائے دہندگان نے اصلاحات کی حامی پارٹیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔

© rasailojaraid.com